اگر دوران رمضان ایسے ملك سفر کرے جس کا مطلع مختلف ہو تو وہ روزے کس طرح رکھے ؟

إذا سافر أثناء الشهر إلى بلد اختلف عن بلده في الصيام، فكيف يصوم؟

[اردو - أردو - urdu]

شیخ محمد بن صالح العثیمین

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ

نظر ثانی: شفیق الرحمن ضیاءاللہ مدنی

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

مراجعة: شفيق الرحمن ضياء الله المدني

2013 - 1434

IslamHouse.com

اگر دوران رمضان ایسے ملك کا سفر کرے جس کا مطلع مختلف ہو تو وہ روزے کس طرح رکھے ؟

الحمد للہ:

اگر مسلمان شخص رمضان المبارك کے دوران کسی ایسے ملك کا سفر کرے جو اس کے ملك سے رمضان شروع ہونے میں آگے یا پیچھے ہو اور وہ اس ملك میں عید تك رہے تو وہ کس ملك کے ساتھ عید منائے گا ؟

الحمد للہ:

"جب آدمی کسی ایك ملك سے دوسرے ملك کا سفر کرے اور ان کا مطلع مختلف ہو تو اصول اور قاعدہ یہ ہے کہ وہ روزہ رکھنے اور عید منانے میں اس ملك کے مطابق عمل کرے گا جہاں وہ رمضان المبارك شروع ہونے کے وقت تھا، لیکن اگر انتیس سے کم ایام ہوتے ہوں تو اس کے لیے انتیس دن پورے کرنا ضروری ہیں، کیونکہ قمری مہینہ انتیس یوم سے کم کا نہیں ہوتا .

یہ قاعدہ اور اصول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان سے اخذ کیا گیا ہے :

"جب تم اسے (چاند کو) دیکھو تو روزہ رکھو، اور جب اسے دیکھو تو عید مناؤ "

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے، چنانچہ تم چاند دیکھے بغیر روزہ نہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی عید مناؤ "

اور حدیث کریب میں ہے کہ ام فضل رضی اللہ تعالی عنہا نے انہیں معاویہ رضی اللہ تعالی کے پاس شام بھیجا تو انہوں نے واپس آکر ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کو بتایا کہ لوگوں نے مُلکِ شام میں جمعہ کی رات رمضان کا چاند دیکھا تھا، تو ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کہنے لگے :

لیکن ہم نے ہفتہ کی رات چاند دیکھا ہے، اس لیے ہم تو تیس روزے مکمل کرینگے، یا پھر چاند دیکھ لیں (عید منائیں گے)

تو کریب کہتے ہیں: کیا آپ معاویہ رضی اللہ تعالی عنہا کی رؤیت پر کفائت نہیں کرینگے ؟

تو ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے جواب میں کہا: نہیں، ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم دیا ہے "

اس قاعدہ اور اصول كی وضاحت كے لیے آپ كے لیے ہم چند ایك مثالیں پیش كرتے ہیں :

پہلی مثال :

ایك شخص اتوار كے روز رمضان شروع ہونے والے ملك سے ایسے ملك گیا جہاں رمضان ہفتہ كے دن شروع ہوا، اور انہوں نے انتیس روزوں كے بعد اتوار كے دن عید الفطر منائی تو یہ شخص ان كے ساتھ عید منائے گا اور ایك روزہ كی قضاء كرے گا .

دوسرا مثال :

ایك شخص ایسے ملك سے جہاں اتوار كے روز رمضان شروع ہوا ایسے ملك گیا جہاں سوموار كے دن رمضان المبارك كی ابتدا ہوئی اور انہوں نے تیس روزے ركھ كر بدھ كے روز عید منائی، تو یہ شخص ان كے ساتھ ہی روزے ركھے گا چاہے تیس روزوں سے زیادہ ہی كیوں نہ ہوجائیں، كیونكہ وہ ایسی جگہ ہے جہاں ابھی چاند نظر نہیں آیا، اس لیے اس كے لیے عید منانا جائز نہیں .

اور اس كے مشابہ یہ بھی ہے كہ اگر وہ روزہ كی حالت میں كسی ایسے ملك سے سفر كرے جہاں سورج چھ بجے غروب ہوتا ہے، اور جس ملك اور علاقے میں گیا وہاں سورج سات بجے غروب ہوتا ہے، تو وہ سات بجے سورج غروب ہونے سے قبل روزہ افطار نہیں كر سكتا، كیونكہ اللہ سبحانہ وتعالی كا فرمان ہے:

" پھر تم رات تك روزہ مكمل كرو، اور جب مسجدوں ميں اعتكاف كى حالت ميں ہو تو بيويوں سے مباشرت نہ كرو، يہ اللہ تعالى كى حديں ہيں چنانچہ تم ان كے قريب بھى نہ جاؤ اسى طرح اللہ تعالى اپنى آيات لوگوں كے ليے بيان كرتا ہے تا كہ وہ تقوى اختيار كرے" .

تيسرى مثال :

ايك شخص اتوار كے دن رمضان المبارك كا پہلا روزہ ركھ كر كسى دوسرے ملك چلا گيا جہاں كے لوگوں نے پہلا روزہ سوموار كے دن ركھا اور انتيس روزے ركھ كرمنگل كے روز عيد الفطر منائى تو يہ شخص ان كے ساتھ عيد منائےگا، تو اس طرح ان كے ساتھ اس كے انتيس روزے ہونگے ليكن اس كا اپنے تيس يوم كے روزے .

چوتھى مثال :

ايك شخص ايسے ملك سے جہاں كے لوگوں نے اتوار كو پہلا روزہ ركھا اور تيس روزے مكمل كر كے منگل كے دن عيد منائى كسى ايسے ملك گيا جہاں كے افراد نے اتوار كے دن پہلا روزہ ركھا اور انتيس روزے مكمل كر كے سوموار كے دن عيد منائى، تو يہ شخص بھى ان كے ساتھ ہى عيد منائےگا اوراس كے ذمہ ايك روزہ كى قضاء لازم نہيں؛ كيونكہ اس نے انتيس دن پورے كر ليے ہيں .

پہلی مثال میں روزہ نہ رکھنے اور عید کرنے کی دلیل یہ ہے کہ: چاند نظر آ گیا ہے، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جب تم اسے (چاند کو) دیکھو تو عید منا لو"

اور ايك دن كے روزہ كی قضاء كی دلیل یہ ہے كہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے"

اس لیے انتیس دن سے مہینہ کم ہونا ممکن ہی نہیں .

اور دوسری مثال میں تیس روزے رکھنے کے باوجود روزہ ترك نہ کرنے بلکہ روزہ رکھنے کے وجوب کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

"جب تم چاند دیکھو تو عید الفطر مناؤ"

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر منانے کو رؤیت کے ساتھ معلق کیا ہے، اور چاند نظر نہیں آیا، تو اس جگہ اور علاقے میں یہ دن رمضان المبارك کا ہی دن شمار ہوگا، اس لیے روزہ ترك كرنا حلال نہیں .

تیسری اور چوتھی مثال کا حکم واضح ہے .

اس مسئلہ میں دلائل کے ساتھ ہمارے لیے تو یہی کچھ ظاہر ہوا ہے، جو کہ مطلع جات مختلف ہونے میں حکم بھی مختلف ہونے میں راجح قول پر مبنی ہے، اور یہ کہنا کہ اس سے حکم مختلف نہیں ہوتا اور جب بھی کسی جگہ چاند کی شرعی رؤیت ثابت ہو جائے سب لوگوں پر روزہ رکھنا، یا عید الفطر منانا لازم ہو جاتی ہے، تو پھر چاند کے ثابت ہونے پر حکم جاری ہوتا ہے، لیکن وہ سری طور پر روزہ رکھے یا نہ رکھے، تا کہ جماعت کی مخالفت نہ ہو" انتہی .

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (19 / 69)-